میاں نعیم الرحمٰن طاہر رحمتہ اللہ علیہ عظیم انسان

از قلم مولانا محمد یونس بٹ

لا حسد الا فی اثنتین رجل اتاه الله مالا فسلطه علی هلکته فی الحق و رجل آتاه الله حکمته فهو یقضی بها و یعلمها (البیهقی)

اس حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ صرف دو چیزوں میں رشک کرنا مستحب (باعث اجروثواب) ہے ایک اس مال میں جو اللہ کسی بندے کو عطا کرے اور وہ بندہ اس مال کو حق کے لئے خرچ کر ڈالے اور ایک اس علم و حکمت پر جو اللہ کسی بندے کو عطا کرے اور وہ اس پر عمل بھی کرے اور دوسروں کو بھی سکھائے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب وحکمت کی اشاعت وتبلیغ کے لئے مال و دولت بھی نہایت ضروری ہے اور سب سے اچھا مال وہی ہے جو کتاب وسنت کی خدمت اور انسانیت کی بھلائی کے لئے صرف ہو۔اسی لئے رب ذوالجلال نے اپنے نبی کریم ﷺ کو مالدار صحابہ کی شکل میں ایسے افراد بھی دیئے جنہوں نے اپنا مال دین کے کاموں میں اور انسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کر ڈالا۔

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے اور وہ اہل علم کے ساتھ ایسے اہل مال بھی پیدا کرتا رہا جنہوں نے اپنے مال کے ساتھ علم کی آب یاری کی ۔میاں فضل حق رحمہ اللہ تعالیٰ کا خاندان بھی ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنا مال علم دین اور اشاعت دین کے لئے وقف کر دیا تھا جو ہر وقت اللہ کی مخلوق کی بھلائی اور انکی فلاح و بہبود کی سوچ رکھتے تھے ۔یہ مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی دوررس نظر اور مؤمنانہ فراست کی دریافت تھے جنہیں پھر مولانا محمد اسمعیل سلفی رحمہ اللہ جیسے بہت سے اولیاء اللہ کی صحبت اور تربیت میسر آئی۔اور یوں ان کی زندگی میں ایک انقلاب آگیا۔

میاں فضل حق رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خداداد صلاحتیں اور خوبیاں عنایت فرمائی تھیں شاہ اسمعیل شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کے مشن کے ساتھ انہیں خاص وابستگی تھی اسی بات نے ان کی توجہ کا رخ علاقہ گلیات کی طرف کر دیا جہاں میاں صاحب نے بے شمار مساجد تعمیر کروائیں ، دینی مدارس کی بنیاد رکھی بہت سے فلاحی کام کیئے پھر یہ سلسلہ آگے بڑھتا گیا ملک کے طول وعرض میں جہاں ضرورت محسوس

کی مساجد و مدارس اور فری ڈسپنسریاں قائم کیں۔ جامعہ سلفیہ کے ساتھ وابستہ ہوئے تو اسے ایک بین الاقوامی یونیورسٹی کے مقام تک پہنچانے کے لئے سرگرم ہوگئے، اس سلسلہ میں سعودی جامعات اور مشائخ سے رابطہ کیا اور مسلسل کوششوں کے ساتھ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کو پوری دنیا میں متعارف کروایا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی ذمہ داریاں اٹھائیں تو اپنی پوری توانائیاں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے انعامات کو اس راہ میں صرف کیا۔

میاں فضل حق پر جہاں رب کریم کے اور بہت سے انعامات تھے ان میں ایک انعام آپ کا بیٹا میاں نعیم الرحمٰن بھی تھا، محترم میاں نعیم الرحمٰن طاہر رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میاں فضل حق صاحب نے جب خوشاب میں کوئلہ کی کانوں کا ٹھیکہ لیا تھا تو آغاز میں کوئلہ کی تلاش میں کامیابی نہیں ہو رہی تھی جس روز کوئلہ کی تلاش میں کامیابی ہوئی اسی روز رب کریم نے میاں صاحب کو ایک بیٹا بھی عطا کیا ، کوئلہ کی تلاش میں کامیابی پر مٹھائی ہمارے گھر کی طرف آ رہی تھی اور بیٹے کی پیدائش پر مٹھائی گھر سے کوئلہ کی کانوں کی طرف جا رہی تھی ، اس حسن اتفاق پر میاں فضل حق رحمہ اللہ نے اپنے اس نومولود کا نام نعیم الرحمٰن رکھا ۔ جو واقعتاً اس خاندان کے لئے نعمت ثابت ہوئے۔

میاں فضل حق رحمہ اللہ نے اپنے اس بیٹے نعیم الرحمٰن کی تربیت کی طرف خاص توجہ دی۔ دینی ، مذہبی ، جماعتی ، خیراتی ، فلاح و بہبود کے کاموں اور مہمانوں کی خدمت کے معاملات میں انہیں ذمہ دار بنایا، علماء و مشائخ کے ساتھ ملاقاتوں میں انہیں اپنے ساتھ رکھا ، یوں وہ ساری خوبیاں ، اوصاف اور جذبات جو میاں فضل حق رحمہ اللہ میں موجود تھے میاں نعیم الرحمٰن میں منتقل ہوتے گئے۔ میاں فضل حق رحمہ اللہ جن کاموں کی تکمیل نہ کر سکے رب ذوالجلال نے وہ کام میاں نعیم الرحمٰن طاہر کے ہاتھوں مکمل کروائے۔

جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی تعمیر نو اور وہاں ایک عالیشان مسجد کی تعمیر میاں نعیم الرحمٰن طاہر رحمہ اللہ کا ایک بہت بڑا صدقہ جاریہ ہے۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے نظم و نسق کو بہتر بنانے اور اسے بین الاقوامی یونیورسٹی کے مقام تک پہنچانے کے لئے ان کی محنتیں قابل ستائش ہیں۔ اپنے والد محترم کی طرح انہوں نے بھی بے شمار مساجد کی تعمیر اور تکمیل کروائی ، علاقہ گلیات بلتستان جیسے پسماندہ علاقوں میں دینی تعلیم اور طالبات کے مدارس کے قیام اور انہیں دستکاری کا کام سکھانے کے لئے مشینوں کی فراہمی کا کام اپنے

اخراجات سے کیا۔ اللہ تعالی ان کی ان سب مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے امین۔

میاں نعیم الرحمٰن رحمہ اللہ تعالی تقریبا 16 سال سے وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری کی ذمہ داریاں بڑے احسن طریق سے ادا کر رہے تھے اپنی تمام تر مصروفیات کو چھوڑ کر وفاق سے متعلقہ ہر سرکاری میٹنگ میں شریک ہوتے اور جماعتی موقف کو اجاگر کرتے۔ وفاق کی ذیلی اسناد کو حکومت کے ہاں تسلیم کروانے کے لیے ہر طرح کی جدو جہد فرماتے رہے۔

میاں نعیم الرحمٰن رحمہ اللہ میں اپنے والد محترم کی طرح جرات و بے باکی موجود تھی دیگر مسالک کے علماء اور مشائخ کے ساتھ مجالس و مذاکرات میں حق کی بات ڈنکے کی چوٹ کہتے تھے اور تبلیغ و اصلاح کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔

رب ذوالجلال نے اپنے اس بندے میں مزید خوبیاں پیدا کرنے کے لئے اسے کئی امتحانوں اور آزمائشوں سے گذارا۔ رب کریم نے آپ کو مسلسل پانچ بیٹیاں عطا کیں مگر کبھی بھی کوئی ایسا کلمہ زبان سے نہیں نکالا جو ناشکری تو کیا اس میں ناشکری کا کوئی شائبہ بھی ہو ، ہمیشہ بیٹیوں کو اللہ کی نعمت اور رحمت سمجھا ان کی تربیت کا خاص خیال رکھا ان کی ہر خواہش کو بیٹوں سے بڑھ کر پورا کیا۔

ہر انسان کی طرح دل میں بیٹے کی خواہش تھی بہنیں بھی بھائی کی کمی محسوس کرتی تھیں، اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کاملہ پر مکمل بھروسہ تھا اور اس کے فضل و کرم کی انہیں مکمل امید تھی اس لئے وہ کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالی سے بیٹا لینا ہے اور ضرور لینا ہے، مگر اس کے گھر جا کر بیت اللہ کے غلاف کو پکڑ کر اس سے التجائیں کر کے لینا ہے راتوں کو اٹھ کر اس کی بارگاہ میں رو رو کر اسی سے مانگنا ہے "کہ اس کے سوا کوئی اور دینے والا ہے ہی نہیں" میاں فضل حق رحمہ اللہ تعالی کو بھی پوتے کی بہت تمنا تھی وہ بھی رب کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کیا کرتے تھے ، کبھی ایسا بھی ہوا کہ بیت اللہ میں اللہ کے حضور بیٹے کے لئے دعائیں کر رہے تھے کہ بیٹی کی پیدائش کی خبر ملتی ہے تو اس پر اللہ کے حضور شکرانہ کے طور پر سجدہ میں گر جاتے ہیں ۔ رب ذوالجلال نے ان دعاؤں کی بدولت آپ کی بیٹیوں کو نہایت ہی اعلی خوبیوں کا مالک بنایا، ان میں دین کے ساتھ وابستگی ، اللہ کی طرف رجوع اور اس کے حضور تضرع جیسی صفات عطا کیں والدین اور بڑوں کی خدمت کرنے کا جذبہ ان میں ودیعت فرمایا۔ اللہ تعالی ان سب کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے دنیا و آخرت کی تمام نعمتیں عطا فرمائے اور ہر قسم کے شر اور آزمائش سے محفوظ رکھے امین۔

پھر رب کریم نے آپ کو ایک بیٹا عطا کیا جس کا نام انہوں اپنے والد محترم کے نام پر محمد فضل حق رکھا امید ہے کہ یہ ہونہار بیٹا اپنے والد اور دادا محترم کے مشن کو آگے بڑھائے گا ۔ بیٹے کی پیدائش پر آپ نے سنت کے مطابق اس کا عقیقہ کیا لیکن عام دنیاداروں کی طرح نمود ونمائش ، ریاکاری سے اجتناب کیا ۔ عقیقہ پر دعوت دی تو صرف اپنے خاندان کے افراد کو اور اہل علم علماء کرام اور مشائخ کو ، تاکہ ان کی دعاؤں سے اس خاندان کو مزید برکتیں حاصل ہوں اور یہ عزیز محمد فضل حق اس خاندان کے نام کو مزید چار چاند لگا سکے۔

میاں نعیم الرحمٰن رحمہ اللہ تعالی اگرچہ بظاہر سخت مزاج معلوم ہوتے تھے لیکن دل کے بہت نرم تھے ، کسی دکھی کو دیکھ کر بہت جلد آبدیدہ ہوجاتے تھے اور اس کی تکلیف کو حتی الامکان دور کرنے کی کوشش کرتے ۔

اللہ تعالی نے عمر کے آخری حصہ میں آپ کو شدید قسم کی آزمائشوں میں مبتلا کیا ، کوئی اور ہوتا تو شاید عدم برداشت کی وجہ سے ڈگمگا جاتا لیکن میاں نعیم الرحمٰن رحمہ اللہ نے ہمیشہ استقامت کا مظاہرہ کیا ، بلکہ تیمارداری کرنے والوں کو توکل علی اللہ کی تلقین کرتے ، خود بھی کثرت سے ذکر کرتے اور دوسروں کو بھی ذکر اور تسبیح وتحمید کی تلقین کرتے ، اپنے معالجین اور ڈاکٹر حضرات کو اللہ تعالی کی عظمت ، کبریائی اور قوت وطاقت کا مرکز ہونے کا درس دیتے تھے۔

جرات وبے باکی ، ایثار وقربانی ، ہمدردی وسخاوت کا یہ آفتاب اپنی تمام تر خوبیوں اور رعنائیوں سمیت 24 اپریل 2011 کو بہت سے لوگوں کو افسردہ و غمزدہ بنا کر غروب ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

اللہ تعالی میاں نعیم الرحمٰن طاہر رحمہ اللہ کی تمام حسنات اور مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے ، ان کی بیماری کو ان کے لئے رفع درجات اور کفارہ سیئات بنادے۔ ان کے بیٹے محمد فضل حق کو اپنے باپ دادا کا صحیح جانشین بنائے اس سے دین کی خدمت اور قوم کی فلاح وبہبود کا کام لے ، ان کے خاندان پر اپنی رحمتوں ، شفقتوں اور مہربانیوں کا سائبان قائم رکھے ان کی اہلیہ کو پہلے سے بڑھ کر ہمت ، طاقت ، فہم و فراست اور دوراندیشی عطا فرمائے کہ وہ اس خاندان کی عظمت کو قائم رکھ سکیں اپنی اولاد کی خوشیاں اور مسرتیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور ان کی بیٹیاں ہمیشہ خوش وخرم رہیں اپنے والدین اور اہل وعیال کی خوشیوں اور ان کے قلب وجگر کی تسکین کا سامان بنیں اور اپنے والد محترم کے لئے ہمیشہ دعا گو رہیں۔ آمین